بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلاۃ وتر احکام ومسائل

برصغیر سے کسب معاش کے لئے سعودی عرب تشریف لانے والے لوگ جب یہاں کے باشندوں کو سنت نبوی ﷺ کے صحیح تر طریقہ کے مطابق صلاۃ وتر پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں تو حیران ہوجاتے ہیں اور اسے تعجب کی نظروں سے دیکھتے ہیں پھر ہر مجلس میں بار بار یہی سوال اٹھاتے ہیں کہ ہمارے ملکوں میں صلاۃ وتر ادا کرنے کا جو طریقہ ہے وہ صحیح ہے یا یہاں کے لوگوں کا؟ اسی طرح احباب کا بیحد اصرار تھا کہ لوگوں کے اندر اس مسئلہ کے متعلق بڑی بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے اس لئے اس موضوع پر ایک پمفلٹ کی شدید ضرورت ہے لوگوں کی اسی ضرورت اور اصرار کی بناء پر سنت صحیحہ کی روشنی میں صلاۃ وتر کے احکام ومسائل پر یہ مختصر سا پمفلٹ ترتیب دیا گیا ہے' اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ اسے لوگوں کے لئے مفید اور کارآمد بنائے اور تمام مسلمانوں کو سنت نبوی ﷺ کے مطابق عمل کی توفیق دے آمین ا

صلاۃ وتر کی فضیلت

وتر سنت موکدہ ہے اس کی بڑی فضیلت ہے خارجہ بن حذافہ العدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: ''اللہ تعالی نے تمہیں ایک صلاۃ بطور انعام نوازا ہے اور وہ وتر ہے جس کا وقت صلاۃ عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے'' [ابوداؤد' ترمذی] علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صلاۃ وتر پڑھی پھر فرمایا: ''اے قرآن والو (مسلمانو) وتر پڑھا کرو اللہ تعالی وتر ہے اور وتر سے اسے محبت ہے'' [سنن اربعہ صحیح سنن ابن ماجہ] وتر کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر اور فجر کی سنت کو کبھی بھی (سفر میں ہوں یا حضر میں) نہیں چھوڑتے تھے [بخاری ح/ ۱۱۵۹' مسلم ح/ ۷۲۴] ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے ہمراہ سفر میں تھے جس میں اتفاقاً سب سوگئے جب سورج طلوع ہوا تو اس کی تمازت نے سب کو بیدار کیا آپ نے وہاں سے کوچ کرنے کا حکم دیا پھر دوسری جگہ پڑاؤ ڈالنے کے بعد بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو آپ ﷺ نے معمول کے مطابق پہلے دو رکعت سنت ادا کی پھر فجر کی صلاۃ پڑھائی [صحیح مسلم ح/ ۶۸۱] اور جہاں تک وتر کو سفر میں پڑھنے کی دلیل ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سفر میں فرض صلاتوں کے سوا اپنی سواری پر اشارہ سے صلاۃ پڑھتے تھے اور سواری ہی پر وتر بھی پڑھتے تھے [بخاری ح/ ۹۹۹' مسلم ح/ ۷۰۰] اس حدیث میں اس بات کی بھی دلیل موجود ہے کہ صلاۃ وتر سنت ہے کیونکہ آپ ﷺ اسے سواری پر پڑھتے تھے اگر یہ واجب یا فرض ہوتی تو سواری پر نہیں پڑھتے' اور سب سے بڑی دلیل کہ وتر سنت مؤکدہ ہے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ وتر ہر مسلمان پر حق ہے جو پانچ رکعت پڑھنا چاہے وہ پانچ' جو تین پڑھنا چاہے وہ تین اور جو ایک رکعت پڑھنا چاہے وہ ایک رکعت پڑھے [ابوداؤد] اس حدیث میں آپ ﷺ نے وتر کی کوئی حتمی تعداد نہیں بتائی ہے بلکہ پڑھنے والے کو اختیار دیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وتر اگر واجب ہوتی تو آپ ﷺ اس کی حتمی اور واجب العمل تعداد متعین فرماتے' پڑھنے والے کی مرضی پر ہرگز نہ چھوڑتے۔

وتر کا وقت

صلاۃ عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر صادق تک رہتا ہے جیسا کہ خارجہ بن حذافہ کی سابق حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے' نبی کریم ﷺ

نے رات کے تینوں حصوں میں وتر پڑھی ہے لیکن رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھنا افضل ومستحب ہے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ نبی کریم ﷺ نے رات کے شروع درمیانی اور آخری حصہ میں وتر پڑھی ہے پھر وقت سحر وتر پڑھنا آپ ﷺ کا معمول بن گیا۔[بخاری ح/ ۹۹۶، مسلم ح/ ۷۴۵] جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جسے اس بات کا خوف ہو کہ وہ آخری شب میں نہیں اٹھ سکے گا تو وہ شروع شب ہی میں وتر پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ وہ آخری شب میں اٹھ جائے گا تو وہ آخری شب ہی میں وتر پڑھے کیونکہ رات کی صلاۃ میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے''[مسلم ح/ ۷۵۵] آخری شب میں وتر پڑھنے کی فضیلت پر صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بھی دلالت کرتی ہے کہ اللہ رب العالمین آخری تہائی رات میں روز آنہ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور یہ اعلان کرتا ہے: ''کہ کون ہے جو مجھے پکارے پھر میں اس کی دعا کو قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے دوں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے پھر میں اس کی مغفرت کردوں''[بخاری ح/ ۱۱۴۵، مسلم ح/ ۷۵۸] جسے اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری پہر میں بیدار نہیں ہو سکے گا اس کے لئے سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لینا مستحب ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل (نبی کریم ﷺ) نے تین باتوں کی وصیت کی جسے میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا ہر ماہ میں تین دن صوم (یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵)، چاشت کی صلاۃ اور سونے سے پہلے وتر[بخاری ح/ ۱۹۸۱، مسلم ح/ ۷۲۱] آپ ﷺ نے یہی وصیت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو بھی کی تھی[مسلم ح/ ۷۲۲]

وتر کی رکعات اور ان کا طریقہ

وتر کی کم سے کم عدد ایک رکعت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں : الوتر رکعة من آخر اللیل وتر آخری رات میں ایک رکعت ہے [مسلم ح/ ۷۵۲] ابومجلز فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وتر کی تعداد کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے کہ وتر آخری رات میں ایک رکعت ہے، ابومجلز فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا[مسلم ح/ ۷۵۳] اور حقیقت میں اگر غور کیا جائے تو وتر ایک ہی رکعت ہے کیونکہ وہی ساری رکعتوں کو طاق بناتی ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے[صحیح سنن ابن ماجہ] نیز آپ ﷺ نے فرمایا رات کی صلاۃ دو دو رکعت ہے جب صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو یہ (ایک رکعت پڑھی ہوئی) صلاۃ کو طاق بنا دے گی [بخاری ح/ ۷۴۹] نبی کریم ﷺ نے مختلف تعداد میں وتر پڑھی ہے اور زیادہ سے زیادہ آپ ﷺ سے تیرہ رکعت ثابت ہے ان رکعات میں آپ ﷺ کا کیا معمول تھا سطور ذیل میں سنت کی روشنی میں بیان کیا جا رہا ہے ۔

۱- تیرہ رکعت کا طریقہ :

(۱) ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے پھر آخر میں ایک رکعت وتر پڑھتے[بخاری ح/ ۹۹۲ و مسلم ح/ ۱۸۲ (۷۶۳)]

(۲) تیرہ رکعت میں پانچ رکعت وتر ایک تشہد اور ایک سلام سے ادا کرتے تھے[صحیح مسلم ح/ ۷۳۷]

۲- گیارہ رکعت : دودو رکعت کر کے پڑھتے تھے، پھر آخر میں ایک رکعت وتر پڑھتے [مسلم ح/۷۳۶]

۳- نو رکعت : آٹھویں رکعت میں تشہد کرتے اور سلام کئے بغیر کھڑے ہو جاتے پھر نویں رکعت میں تشہد کر کے سلام کرتے یعنی کہ دو تشہد اور ایک سلام سے پڑھتے [مسلم ح/۷۴۶]

٤- سات رکعات

(۱) چھٹی رکعت میں تشہد کرتے پھر کھڑے ہو جاتے پھر ساتویں رکعت میں تشہد کے بعد سلام کرتے یعنی دو تشہد اور ایک سلام سے پڑھتے [صحیح ابن حبان]

(۲) ایک تشہد اور ایک سلام سے یعنی ساتوں رکعات لگاتار پڑھتے پھر آخری رکعت میں تشہد میں بیٹھ جاتے پھر سلام کرتے [صحیح سنن نسائی]

۵- پانچ رکعت : ایک تشہد اور ایک سلام سے پڑھتے [مسلم ح/۷۳۷]

٦-تین رکعات:

ایک طریقہ: دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرتے پھر آخر میں ایک رکعت وتر پڑھتے [صحیح ابن حبان قال الحافظ سندہ قوی] ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ وتر کی دو اور ایک رکعت میں سلام سے فصل کرتے [ابن حبان، قواہ الحافظ ابن حجر] اور نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ وہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر اپنی بعض حاجتوں کا حکم دیتے [بخاری ح/۹۹۱] سابق مفتی سعودی عرب علامہ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تین رکعات دو سلام سے پڑھنا یہی افضل ہے [صلاۃ المؤمن للدکتور القحطانی ۱/۳۲۵]

دوسرا طریقہ: تینوں رکعتیں ایک تشہد اور ایک سلام سے پڑھتے یعنی دو رکعت پڑھنے کے بعد تشہد میں بیٹھے بغیر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاتے پھر تشہد کرتے اور سلام پھیرتے، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے جس کے آخر میں تشہد میں بیٹھتے، امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کے وتر پڑھنے کا بھی یہی طریقہ تھا [مستدرک حاکم تحفۃ الأحوذی ۲/۵۶۷] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: تین وتر نہ پڑھو پانچ یا سات وتر پڑھو (اور اگر تین رکعات وتر پڑھنا ہو تو) صلاۃ مغرب کی طرح نہ پڑھو [سنن دار قطنی، ابن حبان، سنن بیہقی] دونوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ تین رکعات وتر اگر پڑھنے ہوں تو دو تشہد اور دو سلام سے یا ایک تشہد اور ایک سلام سے پڑھے جائیں انہیں دونوں طریقوں کے اپنانے سے مغرب کی مشابہت نہیں ہوتی ہے، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وتر میں اللہ اکبر اور دعا قنوت کے ذریعہ مغرب کی مخالفت ہو جاتی ہے ان کا یہ فہم وگمان درست نہیں ہے کیونکہ وتر میں دعا واجب نہیں ہے اگر کوئی نہ کرنا چاہے تو کوئی حرج نہیں ہے، نیز مغرب اور دیگر صلاتوں میں دعائے قنوت نازلہ بھی جائز ومسنون ہے، اسی طرح دعاء قنوت کے لئے اللہ اکبر کہنا بھی کسی مرفوع حدیث میں نہیں ہے واللہ اعلم، رہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ روایت کہ رات کی وتر دن کی وتر کی طرح ہے تو ضعیف ہے امام دار قطنی اور مذہب احناف کے مشہور عالم امام زیلعی رحمہما اللہ ودیگر ائمہ کرام نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ملاحظہ ہو [نصب الرایۃ ۲/۱۱۶]

۷- ایک رکعت : یہ وتر کی کم سے کم رکعت ہے جیسا کہ دلائل کی روشنی میں بیان کیا جا چکا ہے۔

تین وتروں کی قراءت اور سلام کے بعد کی دعا

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر کی پہلی رکعات میں سورۃ الأعلی اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری

رکعت میں سورۃ الإخلاص پڑھتے پھر آخر میں سلام پھیرتے اور سلام کے بعد تین بار سبحان الملک القدوس کہتے [صحیح سنن نسائی] اس حدیث میں گرچہ یہ مذکور نہیں ہے کہ آپ ایک تشہد سے پڑھتے تھے یا دو تشہد سے لیکن یہ اسی پر محمول ہے کہ آپ تینوں رکعت ایک تشہد سے پڑھتے تھے کیونکہ آپ ﷺ نے مغرب کی طرح وتر کو پڑھنے سے منع کیا ہے [صحیح ابن حبان، دار قطنی، بیہقی]

دعائے قنوت

دعائے قُنوت **سُنت** ہے **واجب** نہیں اس کی دو قسمیں ہیں

۱- قنوت وتر: جو رکوع سے قبل افضل ہے، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ وتر میں رکوع سے پہلے قنوت کرتے تھے [صحیح سنن ابن ماجہ] اور جب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ قنوت رکوع سے قبل ہے یا رکوع کے بعد تو آپ نے فرمایا: رکوع سے پہلے، پھر آپ نے فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے رکوع کے بعد ایک مہینہ بنو سلیم کے قبیلوں پر بد دعا کی [بخاری ح/۱۰۰۲، مسلم ح/۶۷۷]

۲- قنوت نازلہ : مسلمانوں پر مصیبت کے وقت ان کی عزت و سربلندی اور اس مصیبت سے نجات کے لئے دعا، قنوت نازلہ کہلاتی ہے جو رکوع کے بعد افضل و مسنون ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ پورے ایک ماہ ظہر، عصر، مغرب عشاء اور صلاۃ فجر میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد آخری رکعتوں میں بنو سلیم کے قبائل رعل و ذکوان اور عصیہ پر بد دعا کرتے رہے اور آپ کے پیچھے لوگ آمین کہتے تھے [صحیح سنن ابوداؤد] اس تفصیل سے قنوت کے متعلق تمام روایتوں پر عمل ہو جاتا ہے۔

ہمیشہ صلاۃ فجر میں دعائے قنوت پڑھنا درست نہیں ہے نبی کریم ﷺ نے ایک ماہ تک چند قبیلوں پر بد دعا کی تھی اس کے بعد آپ نے ترک کر دیا تھا اس لئے ضرورت پر دعائے قنوت مسنون ہے۔

دعائے قنوت میں ہاتھ اٹھانا

اس بارے میں کوئی مرفوع روایت تو نہیں ہے البتہ ہاتھ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ افضل ہے، سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے کہ تمہارا رب بہت ہی حیادار و کریم ہے اس بندے سے جو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے شرماتا ہے [أبوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ] عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے، امام بیہقی نے اپنی سنن میں مختلف صحابہ کرام سے ذکر کیا ہے کہ وہ دعائے قنوت میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

دعا کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا سنت سے ثابت نہیں ہے' جو حدیثیں اس بارے میں بیان کی جاتی ہیں وہ ضعیف ہیں۔

وتر کی قضاء

جس کی وتر فوت ہو جائے وہ دن کے کسی بھی حصہ میں اسکی قضاء کر سکتا ہے' ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو صبح کے بعد یا جب اسے یاد آئے پڑھ لے [ابوداؤد' ترمذی' ارواء الغلیل] وتر کو طلوع

آفتاب کے بعد جفت میں پڑھنا بھی جائز و درست ہے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ جب کوئی صلاۃ پڑھتے تو اس پر مداومت کو پسند فرماتے' اور جب نیند یا تکلیف کی وجہ سے قیام اللیل نہ پڑھ پاتے تو دن میں بارہ رکعت پڑھتے' اور میں نہیں جانتی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک رات میں پورے قرآن کو پڑھا ہو' یا پوری رات آپ ﷺ نے صلاۃ پڑھی ہو یا رمضان کے سوا کسی ماہ کے پورے صوم رکھے ہوں [مسلم ح/ ۷۴۶] لہذا جو ایک رکعت پڑھتا ہے وہ دو' اور جو تین رکعات پڑھتا ہے وہ چار رکعات دن میں جفت بنا کر پڑھ سکتا ہے' واللہ اعلم

وتر کی دعا

وتر کی سب سے بہترین و جامع دعا یہ ہے

اللَّهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّکَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضَى عَلَيْکَ وَاِنَّهُ لَايَذِلُّ مَن وَّالَيْتَ وَلَايَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

ترجمہ:

اے اللہ ہمیں ہدایت دے کر ان لوگوں میں داخل فرما جن کو تو نے ہدایت دی ہے اور مجھے عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت بخشی ہے اور جن لوگوں کو تو نے دوست بنایا ہے ان میں مجھے بھی شامل کر کے اپنا دوست بنا لے اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اس میں میرے لئے برکت ڈال دے' اور جس شر کا تو نے فیصلہ کیا ہے اس سے مجھے محفوظ رکھ' تو ہی فیصلہ کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا' اور جسے تو اپنا دوست بنا لے وہ کبھی ذلیل و خوار نہیں ہو سکتا' اور اسے کبھی عزت نہیں مل سکتی جس سے تو عداوت رکھے' اے ہمارے رب! تو بہت ہی بابرکت اور بلند و بالا ہے

[ابوداؤد ح/ ۱۴۲۵' نسائی ح/ ح/ ۱۷۴۵' ترمذی ح/ ۴۶۴]

اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ سے جو دعائیں ثابت ہیں کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وتر کو توڑنا

ایک رات میں ایک ہی وتر ہے طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ایک رات میں دو

وترنہیں ہے'' [ابوداؤدح/ ۱۴۳۹' نسائی ح/ ۱۶۷۹' ترمذی ح/ ۴۷۰] اگر کوئی شخص ابتدائی رات میں وتر پڑھ لے پھر سو جائے پھر جب وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو جائے تو وہ جتنا چاہے دو دو رکعت کر کے پڑھے اسے وتر کو توڑنا درست نہیں ہے وہ سابق وتر پر اکتفا کرے اسے دوسری وتر بھی پڑھنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ جتنے بھی نوافل دو دو کر کے پڑھے گا وہ طاق ہی رہیں گے جفت نہیں بنیں گے' علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہی (یعنی وتر کو نہ توڑنا) میرے نزدیک پسندیدہ ہے کیونکہ مجھے کوئی ایسی مرفوع صحیح حدیث نہیں ملی جس سے وتر توڑنے کا ثبوت ملتا ہو [تحفۃ الأحوذی ۲/ ۵۸۸]

وتر کے بعد ہمیشہ دو رکعت نفل پڑھنا یہ درست نہیں ہے آپ ﷺ نے وتر کے بعد صلاۃ پڑھنے سے منع فرمایا ہے' البتہ کبھی کبھار وتر کے بعد دو رکعت پڑھنے میں حرج نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے وتر کے بعد دو رکعت پڑھنا بھی (کبھی کبھی) ثابت ہے [مسلم ح/ ۷۳۸]

مراجع: 'صلاۃ المؤمن ڈاکٹر قحطانی' نماز نبوی ڈاکٹر شفیق الرحمٰن' ارواء الغلیل' فقہ السنۃ' تحفۃ الأحوذی وغیرہ۔

المكتب التعاونى للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالجبيل

ادارة توعية الجاليات قسم البحث والترجمة

الوتر أحكامه وصفته

صلاۃ وتر

احکام ومسائل

اعداد:

مختار أحمد مدنی

الداعية بالمكتب التعاونى لدعوة الجاليات بالجبيل ـ السعودية

PH:3625500 Ext 1021Fax:3626600

P.O.Box 1580 Al-JUBAIL31951 K.S.A